صریح کی تعریف: وہ لفظ جس کی مراد بالکل واضح ہو اس طور پر کہ جب
وہ لفظ بولا جائے تو مراد سمجھ میں آجائے۔

کنایہ کی تعریف: وہ لفظ جس کی مراد پوشیدہ ہو۔ یعنی نیت یا دلالت حال
پائے جانے کے وقت کنایہ کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

ظاہر کی تعریف: وہ کلام جسے محض سنتے ہی اس کی مراد بغیر کسی تامل کے سامع
پر واضح ہو جائے۔

نص کی تعریف: لفظ کو جس معنی کے لیے چلایا گیا ہو تو وہ لفظ اس معنی کے لیے نص
کہلاتا ہے۔

ظاہر و نص پر عمل کرنا ضروری ہے خواہ یہ عام ہوں یا خاص۔

مفسر کی تعریف: وہ کلام جس کی مراد ایسی ظاہر ہو کہ اس میں تاویل
کا احتمال ہی نہ ہو۔

محکم کی تعریف: وہ کلام جس میں مراد مفسر سے اس قدر زیادہ ظاہر ہو کہ اس کا
خلاف کسی طور پر بھی جائز نہ ہو۔

مفسر و محکم پر ہر حال میں عمل کرنا ضروری ہے۔

خفی کی تعریف: وہ لفظ کہ جس کی مراد کسی عارض کی وجہ سے پوشیدہ ہو نہ کہ لفظی
حیثیت سے۔

خفی کے معانی اور محتملات کی تلاش ضروری ہے یہاں تک کہ خفاء دور ہو جائے۔

مشکل کی تعریف: وہ لفظ جس میں خفی سے بھی زیادہ خفا اور پوشیدگی پائی جائے اور اپنے دیگر افراد میں اس طرح مل گیا ہو کہ اسکی پہچان مشکل ہو گئی ہو حتی کہ اسکے معانی کی طلب اور پھر ان میں غور و فکر اسے اپنے ہم شکل افراد سے ممتاز کر دے۔

اس کے معنی کی طلب اور پھر اس میں تامل و غور و فکر ضروری ہے۔

مجمل کی تعریف: وہ لفظ جو کئی معانی کا احتمال رکھتا ہو اور متکلم کی طرف سے بیان کیے بغیر اسکی مراد ظاہر نہ ہو۔

مجمل اشتباہ میں مشکل سے بھی زائد ہوتا ہے۔

متشابہ کی تعریف: وہ لفظ جس کی مراد دنیا والوں کو معلوم نہ ہو اگرچہ آخرت میں معلوم ہو جائے۔

ان کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے یہاں تک کہ ان (مجمل اور متشابہ) کی وضاحت ہو جائے۔

عبارۃ النص کی تعریف: کسی حکم کو ثابت کرنے کے لیے جو کلام چلایا جائے اسے عبارۃ النص کہتے ہیں۔

یہ قطعیت کا فائدہ دیتی ہے جبکہ عوارض سے خالی ہو اور تعارض کے وقت اسے اشارۃ النص پر ترجیح حاصل ہوگی۔

اشارۃ النص کی تعریف: نص سے بغیر کسی زیادتی کے جو معنی و حکم اشارۃ سمجھ میں آرہا ہو اسے اشارۃ النص کہتے ہیں نیز اس کے لیے کلام نہیں چلایا جاتا۔

دلالت النص کی تعریف: ایسا معنی جو لغوی طور پر حکم منصوص علیہ کی علت سمجھا جائے مقیس علیہ میں پائی جانے والی علت جہاں پائی جائے گی اسکا حکم بھی وہاں پایا جائے گا۔
دلالت النص مرتبہ میں نص کے قائم مقام ہے یہ اقتضاء النص سے قوی ہے۔

اقتضاء النص کی تعریف: وہ معنی جسے مقدر مانے بغیر کلام کی دلالت درست نہ ہو۔
اس سے ثابت ہونے والی چیز بقدر ضرورت ہی ثابت ہوتی ہے۔

تشبیہ کی تعریف و اقسام

تشبیہ کی تعریف: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں مماثل بتلانا ہے۔ پہلی چیز کو مشبہ اور دوسری کو مشبہ بہ اور وصف کو وجہ شبہ اور جس حرف کے ذریعے تشبیہ دیتے ہیں اسے حروف تشبیہ کہتے ہیں۔

تشبیہ کے چار ارکان

(1): مشبہ (2): مشبہ بہ (3): وجہ شبہ (4): حروف تشبیہ

مشبہ اور مشبہ بہ کے اعتبار سے تشبیہ کی چار اقسام

(1): مشبہ اور مشبہ بہ دونوں حسی ہوں۔ جیسے کاغذ ملائم ہونے میں ریشم کی طرح ہے اس میں کاغذ اور ریشم دونوں حسی (محسوس ہونے والی چیزیں) ہیں۔

(2): مشبہ اور مشبہ بہ دونوں عقلی ہوں۔ جیسے جہالت موت کی طرح ہے۔ یہاں جہالت اور موت دونوں کا تعلق عقل سے ہے خارج میں نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔

(3): مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مختلف ہوں۔ یعنی مشبہ عقلی اور مشبہ بہ حسی ہو۔ جیسے اس کے اخلاق عطر کی طرح ہیں۔ یہاں پر اخلاق (مشبہ) عقلی اور عطر (مشبہ بہ) حسی ہے۔

(4): مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مختلف ہوں یعنی مشبہ حسی اور مشبہ بہ عقلی ہو۔ جیسے عطر شریف آدمی کے اخلاق کی طرح ہے۔ یہاں پر عطر (مشبہ) حسی اور اخلاق (مشبہ بہ) عقلی ہے۔

وجہ شبہ: وہ خاص وصف ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کے اشتراک کا مقصد بتایا جاتا ہے۔ جیسے علم ہدایت میں نور کی طرح ہے یہاں پر علم اور نور میں ہدایت وجہ شبہ ہے۔

حروفِ تشبیہ: یہ وہ الفاظ ہیں جو تشبیہ کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے طرح جس طرح یا جیسے۔

تشبیہِ بلیغ: جب حرفِ تشبیہ اور وجہ شبہ محذوف ہوں تو اسے تشبیہِ بلیغ کہتے ہیں۔

مشبہ اور مشبہ بہ کے اعتبار سے تشبیہ کی چار قسمیں

(۱): مفرد کی مفرد سے تشبیہ۔ جیسے یہ چیز خوشبو میں کستوری کی طرح ہے۔

(۲): مرکب کی مرکب سے تشبیہ۔ یعنی مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کو متعدد امور سے کوئی شکل حاصل ہو۔ جیسے۔ گویا تیز رفتار گھوڑوں کے پاؤں سے اڑی ہوئی گرد ہمارے سروں اور ہماری تلواروں پر ایک رات ہے جس کے ستارے ٹوٹ رہے ہیں۔

(3): مفرد کی مرکب سے تشبیہ۔ جیسے شقیق کی تشبیہ یاقوتی جھنڈوں سے جو زبرجدی نیزوں پر پھیلائے گئے ہیں۔

(۴): مرکب کو مفرد سے تشبیہ۔ جیسے زمین کو دیکھو کہ کس طرح وہ اپنی صورت بدلتی ہے اس دھوپ والے دن میں جب اونچی ٹیلوں کے پھول مخلوط ہوں گے گویا وہ چاندنی رات ہے۔

(5): تشبیہ ملفوف: کلام میں دو یا اس سے زیادہ مشبہ لائے جائیں پھر مشبہ بہ لایا جائے۔ جیسے گویا پرندوں کے تازہ اور خشک دل شکرے کے گھونسلے کے پاس پھل اور ردی کھجوروں کی طرح ہیں۔

(6): تشبیہ مفروق: پہلے ایک مشبہ اور مشبہ بہ کو لایا جائے پھر دوسرے مشبہ اور مشبہ بہ کو لایا جائے۔ جیسے

(7): تشبیہ تسویہ: اگر مشبہ متعدد ہوں اور مشبہ بہ متعدد نہ ہوں تو اسے تشبیہ تسویہ کہتے ہیں۔ جیسے

(8): تشبیہ جمع: اگر مشبہ بہ متعدد ہوں لیکن مشبہ متعدد نہ ہوں تو اسے تشبیہ جمع کہتے ہیں۔ جیسے گویا وہ ایسے شفاف موتیوں کے ساتھ ہنستا ہے جو تہ بہ تہ ملے ہوئے ہیں یا اولوں یا گل سے مسکراتا ہے۔

وجہ تشبیہ اعتبار سے
تشبیہ کی دو اقسام

(1): تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ متعدد سے لی گئی ہو۔ جیسے ثریا (ستارے) کی تشبیہ چمکتے ہوئے انگور کے گچھے کے ساتھ (اس میں ایک سے زائد انگور ہیں)۔

(2): غیر تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ متعدد سے نہ لی گئی ہو جیسے ستارے کو درہم سے تشبیہ دینا۔

غیر تمثیل کی دو اقسام

(1): مفصل تشبیہ: وہ ہے جس میں وجہ شبہ مذکور ہو۔ جیسے اس کے سامنے کے دانت اور آنسو صفائی میں موتیوں کی طرح ہیں۔

(2): تشبیہ مجمل: وہ ہے جس میں وجہ شبہ مذکور نہ ہو۔ جیسے کلام میں نحو اس طرح ہے جس طرح کھانے میں نمک ہو۔ یہاں وجہ شبہ بیان نہیں ہوئی یعنی لذیذ ہونا۔

تشبیہ کی دو اقسام باعتبار حروف تشبیہ

(1): تشبیہ مؤکد: وہ ہے جس میں حرف تشبیہ محذوف ہو۔ جیسے وہ سخاوت میں دریا ہے۔ یہاں حرف تشبیہ (طرح) محذوف ہے۔

(2): تشبیہ مرسل: وہ ہے جس میں حرف تشبیہ مذکور ہو۔ جیسے وہ کرم میں دریا کی طرح ہے۔ یہاں حرف تشبیہ (طرح) مذکور ہے۔

پانچ اغراض تشبیہ

(1): امکان مشبہ کا بیان: تشبیہ سے کبھی امکان مشبہ کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے اگر آپ مخلوق سے بڑھ جائیں (تو کیا حرج ہے) آپ ان ہی میں سے ہیں کیوں نہ کستوری ہرن کے خون کا بعض حصہ ہے۔

(2): حال مشبہ کا بیان: تشبیہ سے کبھی حال مشبہ کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے گویا تم سورج ہو اور دوسرے بادشاہ ستارے ہیں جب تم نکلتے ہو تو ان میں سے کوئی ستارہ ظاہر نہیں ہوتا۔ یہاں مشبہ کو سورج سے اور دوسرے بادشاہوں کو ستاروں سے تشبیہ دے کر مشبہ کا مقام بیان کیا۔

(3): مشبہ کی مقدار حال کا بیان: تشبیہ سے کبھی مشبہ کی حال مقدار بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے اس خاندان میں بیالیس دودھ دینے والی کالے رنگ کی اونٹنیاں ہیں جو کالے کوے کے پر کی مثل ہیں۔ یہاں اونٹنیوں کی سیاہی کی مقدار بیان کرنے کے لیے کالے کوے کے پر سے تشبیہ دی۔

(4): حال مشبہ کی تقریر کا بیان: تشبیہ سے کبھی حال مشبہ کی تقریر کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے جب دلوں کی محبت نفرت میں بدل جائے تو وہ شیشے کی مثل ہیں جو ٹوٹا ہوا جوڑا نہیں جاتا۔ یہاں دلوں کی نفرت کو شیشے کے ٹوٹنے سے تشبیہ دی اور اس بات کو ثابت کیا کہ پہلے جو محبت تھی دل کی اس حالت کا لوٹنا مشکل ہے۔

(5): تزیین مشبہ کا بیان: تشبیہ سے کبھی مشبہ کی تزیین کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے وہ سیاہ ہے روشن پیشانی والا ہے اس کی آنکھ ہرن کی طرح ہے۔ یہاں اس کی سیاہی کو ہرن کی آنکھ کی سیاہی سے تشبیہ دی تاکہ اس کا حسن ثابت کرے۔

(6): تقبیح مشبہ کا بیان: تشبیہ سے کبھی مشبہ کی تقبیح کا بیان مقصود ہوتا ہے۔ جیسے جب وہ بات کرتے ہوئے اشارہ کرتا ہے گویا وہ بندر ہے جو قہقہہ لگا رہا ہے یا بڑھیا ہے جو اپنے رخساروں پر طمانچہ مار رہی ہے۔